جلوهٔ محبوب

ضوابط رسالہ جلوہ محبوب

(۱) یہ جلوہ ہر ہلالی مہینے کی ۲۶ تاریخ کو شائع ہوتا ہے ۔

(۲) فیس پیشگی سالانہ حسب نقشہ ذیل ہے ۔ ابتدا العطاعت سے تحریر چندہ پیشگی لیا جائیگا

معزز عہدہ داران عظام ملازمہ بلدہ و اضلاع سرکار عالی ہزار	مالگذاران عہدہ دار و متوسط عہدہ دار ملازمہ سرکار نظام و دیگر خلعت دار	کم استطاعت اشخاص بلدہ حیدرآباد	کم استطاعت اشخاص اضلاع و دیگر خلعت دار	شاہزادگان ذوی الاحتشام و روسائے با اقتدار و والا تبار امرائے ذوی مرتبت کی توجہی و دریا دلی اور فیاضی پر منحصر ہے
صرف ہدیہ کی تو دل سے مال ا آگے کیا	خریدو الی بیرونی ا آگے کیا	عمان حالی	[illegible]	

(۳) کوئی پرچہ بیرنگ وصول ہو سکے نہ بھیجا جائیگا ۔

(۴) اشتہارات فی سطر ۲ / ۳ اجرت پیشگی داخل کرنے پر درج ہونگے زائد کا تصفیہ خط و کتابت سے طے ہوگا ۔

(۵) یہ جلوہ امرائے عظام اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ داران کی سیر کیلئے ایک دفعہ بغرض ملاحظہ ضرور بھیجیگا ۔ بصورت عدم منظوری جنم کو اطلاع دیکر جلوہ محبوب کا نظارہ منظور نہ ہو [illegible] سکوت کی حالت میں جلوہ ماہانہ پہونچتا رہیگا ۔ اور اونکا نام نامی عشرتین خریداران درج کیا جائیگا ۔

(۶) اگر کوئی خریدار صاحب بلا ادائی بقایائے سابق رسالہ موقوف کر دیں تو تا ادائی اون کے نام برابر رسالہ جاری رہیگا ۔ جبتک حساب بیباق نہو رسالہ موقوف نہوگا ۔

(۷) رسالہ کی مضامین و منی آرڈر وغیرہ وغیرہ بنام غلام صمدانی خان گوہر ایڈیٹر و پروپرائٹر رسالہ جلوہ محبوب حیدرآباد دکن یاقوت پورہ دیوڑھی نواب بیگن بی مکان سید غوث الدین صاحب صاحبزادہ جاگیردار بھیجنا چاہئے ۔

هو القادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

٨٩١

قصیدہ در مدح کیوان منزلت آفتاب شوکت فریدون فر سکندر در لطف و عدل سلیمان شان خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان اعلیحضرت میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصفجاہ بہادر خلد اللہ ملکہ و افاض علے العالمین برہ و احسانہ من تصنیف حاجی مولوی میر محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

زمانہ معرفت سے مظہر ہو بشر کا خیال
خیال ہی سے ہے پیدا تغیر احوال

خیال سے ہیں نمایاں نئے نئے جلوے
خیال سے ہیں ہویدا نئے نئے اشکال

خیال ہی پہ ہے موقوف زشتی کردار
خیال ہی سے ہے وابستہ خوبی اعمال

خیال سے کبھی ہوتا ہے جوش سود و [illegible]
خیال ہی کبھی ہوتا ہے غم رنج و ملال

خیال سے کبھی بنتے ہیں مشکلیں آسان
خیال سے کبھی ہوتا ہے سہل امر محال

خیال سے کبھی حاصل ہے لطف سیر چمن
خیال سے کبھی ہوتی ہے سیر دشت و جبال

خیال سے ہیں نظر میں زمانہ ماضی
خیال سے ہو [illegible]

خیال چشم زدن مین وہان پہنچتا ہے
جہان نہ جلتے ہین شہباز عقل کے بال

خیال عاشق شوریدہ کو دکہاتا ہے
کبہی جمال کبہی صورت کبہی شبیہ جمال

خیال یار کے نیرنگیان ہین سب سے جدا
کبہی فراق کی وحشت کبہی امید وصال

خیال کرتا ہے آراستہ حسینون کی بزم
دکہائی دیتے ہین جنمین ہزار ہا جنجال

وہ اونکا حسن گلو سوز وہ تراش غزالی
وہ اون کے ناز و کرشمے وہ اونکا غنج و دلال

وہ اون کی تیز نگاہین وہ انکہہ کا سرمہ
وہ اون کی چشم سیاہ اور وہ اونکو رخ پر خال

وہ اونکی ہونٹھونکی سرخی وہ ماتھے کی افشان
وہ اون کے کاکل شبرنگ جان کا جنجال

وہ اونکی چستی پوشاک وہ پسند دل اپنے
وہ اون کی شوخ نگاہین وہ انکی ترچہی چال

وہ اونکا پھول سا چہرہ وہ گلعذاران تعرس
وہ ہاتھ پاؤن ہر اک شوخ کی حنا سے لال

وہ انکی چھیڑ وہ شوخی وہ اونکا اترا پن
وہ اونکا تنگ دہن اور لمبے لمبے بال

وہ اونکا بوٹا سا قد اور وہ لچک دنکی
وہ اون کے عارض گلرنگ جنمین دو تل خال

وہ اونکی باتون مین صدہا لگاوٹین پیدا
وہ اون کے قول لبِ باطل زبان بے اقوال

وہ اونکی نیچی نگاہین وہ اونکا غمزہ و ناز
وہ اونکی حسن کی شہرت کہ دلبرین مین کمال

وہ اونکی مہ ہمضمون کے پیچ و جبین کی شکن
وہ اون کے عارض و ابرو وہسان بدر و ہلال

وہ اونکی سرخئ پان اور سرمگین آنکہین
عرق ہے چہرے کا یا دُر دکا ہے آب لال

وہ اونکا جامہ رنگین تمیمئ در یو رت
گلے مین ہار جواہر کے پاؤن مین خلخال

غرض خیال سے دیکہا وہ دل کی آنکہون نے
نظارہ وجمال ان آنکہون کے زیر جمال

کسی پہ پہنچی لیا نام شاہ آصف کا
اودہر سے پہر کے ادہر ہوگیا وہیں خیال

خیال مدح سرائی کا بہر گیا سر مین
مے طرب سے ہوا ظرف دل کا مالامال

بلند مرتبہ عالی خیال روشن دل
سپہر ملک دکن خسرو ہمایون فال

محب ملک و رعیت عزیز ہر ملت
خلیق و صاحب دولت کریم نیک خصال

بلند مرتبہ عالی ہمم قوی شوکت
جری جواد خرد مند صاحب اقبال

نسب حضور کا اصل حسب و جلال
ستارہ ہین انکے سبہی رسی مین جو اون کے نہال

مہ ملو شاہ پر گردون جناب کیوان جاہ
مبارک اختر و روشن سوادہ فرخ فال

تذکرہ حضرت غفرانمآب آصفجاہ ثانی نظام الملک نظام الدولہ اسد جنگ نواب میر نظام علیخان بہادر نور اللہ مرقدہ

آپ حضرت مغفرت مآب کے چھوٹے صاحبزادے ہین - آپکا اصلی نام میر نظام علی ہے - ذیقعدہ ۱۱۴۶ھ سنہ ولادت ہے - اور بقول شاہ تجلی علی صاحب تذکرہ آصفیہ آپکا نام نامی حفیظ الدین احمد ہے - اس نام سے آپکے تولد کا سنہ نکلتا ہے - اسکے علاوہ (طلوع آفتاب اوج دولت) اور (سعید بخت بست) ہی سنہ تولد برآمد ہوتا ہے - حضرت مغفرت مآب کے عین حیات ہی میر نظام علیخان اسد جنگ بہادر کے خطاب سے مخاطب ہو چکے تھے - بچپن ہی سے آثار رشد و فراست و علو ہمتی پیشانی سے ظاہر تھے - زمانہ صغر سنی ہی سے نجیب الدولہ شجاع الملک بہادر کے ہمراہ رہکر مرہٹوں کی تنبیہ فرماتے تھے - پندرہ سال کے سن مین والد بزرگوار کا سایہ سر سے اوٹھگیا - زمانہ ناصر جنگ شہید کے ساتھ گزرا - بعد ازان صلابت جنگ بہادر کے عہد مین صوبہ داری برار پر ۱۱۶۹ھ مین مامور رہے - اور آصف جاہ ثانی کا خطاب شاہ عالم

صلابت جنگ بہادر نے دیکر اپنا ولی عہد مقرر فرمایا - یہہ وہ زمانہ تہا کہ مرہٹوں کی
طاقت وقوت کو روز بروز ترقی تہی - اور بالاجی راو کی شوخی وبے اعتدالیون کی
کوئی حد باقی نہ تہی - چنانچہ آپنے مرہٹوں کا مقابلہ کیا - اور اونکی تنبیہ قرار واقعی
فرمائی - مگر آخر مین صلح ہو گئی - جب یہہ فتنہ فرو ہوا - حیدر جنگ کے چالبازیون
کا خمیہ پیش آیا - اوسکا بہی دفعیہ کیا گیا - کچھ روزون بعد مرہٹون نے پہر سر اوٹھایا
اور آپنے مقابلہ کیا - اودہر وہ پست ہو گئے - بہرحال پروردگار نے آپ سے
آپ کو ہر ایک کام مین مظفر ومنصور فرمایا - اودہر بہاؤ درانیون کے ہاتھہ مع
اپنی فوج وہمراہیون کے مارا گیا - اور ادہر اوس غم وریخ مین بالاجی راو نے
عالم آباد کا راستہ لیا - اسی مابین مین صلابت جنگ بہادر کی کم توجہی امور
ریاست کے جانب ترقی کرنے لگی بالآخر بمشورہ اراکین دولت و مصلحت وقت
آپنے صلابت جنگ بہادر کو قلعہ بیدر مین رکہنا پڑا - چنانچہ یہہ تمام حالات
مفصلاً صلابت جنگ بہادر کے سوانح مین لکہے گئے ہین - اب یہان مکرر
لکہنے کی ضرورت نہین رہی -

جب یہہ معاملات ختم ہو چکے - دہلی سے صوبہداری دکن کے متعلق فرمان
شاہ عالی گوہر آپکے نام نامی پر صادر ہوا - آپنے اوسکا استقبال فرمایا -
اور انتظام ریاست پر کمر باندہی - اوسی سال مین سریر آرائے سلطنت
ہوئے - پرتاب ونت کو (یہہ قوم کا برہمن ہے اور سنگمنیر اسکا وطن ہے)
دیوان مقرر فرماکے تمامی مالی اور ملکی انتظام اوسکے تفویض فرمایا - انہین
ایام مین مرادخان اورنگ آبادی کی عرضداشت پیش ہوئی - جسمین اونے
معروضہ کیا تہا کہ آجکل مادہوراؤ اور رگہناتہہ راؤ مین ناچاقی ہوگئی ہے
اور امرا اور ارکان ریاست مین پہوٹ ہوکر دو گروہ ہوگئے ہین - ایک
گروہ مادہوراؤ کی حکومت تسلیم کرتا ہے - اور دوسرا اوسکے برعکس رگہناتہہ راؤ
کو تفوق دیتا ہے - مگر جو گروہ کہ مادہوراؤ کا طرفدار ہوا ہے وہ تعداد مین
بہ نسبت رگہناتہہ راؤ کی گروہ کے زیادہ ہے - اگر ایسے وقت مین حملہ

شبیہ مبارک حضرت غفران مآب نواب میر نظام علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی نور مرقدہ

چنانچہ چند روز اسی طرح گذر گئے مگر دریائے اوترنیکا نام نہ لیا۔
مراد خان اپنی فوج دلیر کو ساتہ لیکر آدہی رات کیوقت گہوڑون کو
دریا مین ڈالا اور دریا عبور کرکے مادہوراو کے لشکر مین ایسے وقت
پہونچا کہ کل سپاہ بیخبر تہی اور مطلق کسیکو اسکے آنیکا شان وگمان
نہ تہا۔ اس سے پہونچتے ہی مادہوراو کے خیمے مین پہونچکر اوسکو گرفتار
کر لیا اور اوسیوقت وہان سے پلٹکر اوسی دریا کے راستہ سے اپنے
لشکر مین چلا آیا۔ اور علے الصباح مادہوراو رگہناتہ راو کو ہمراہ لیکر
آصف جاہ ثانی کا شرف ملازمت حاصل کرنیکے لئے کوچ کیا۔ جب
یہہ واقعہ عجیب بندگان حضرت کو معلوم ہوا فوراً آپنے بہی بیدر سے
کوچ فرمایا کے دار الظفر بیجاپور مین داخل ہوے۔ اور ۱۰ جمادی الاول ۱۱۷۶ھ
کو مراد خان کے ذریعہ سے رگہناتہ راو اور مادہوراو نے حاضر ہوکر
ملاقات کا فخر حاصل کیا۔ رگہناتہ راو اس اعانت وکمک کے معاوضہ
مین پچاس لاکہہ کا ملک اور قلعہ دولت آباد نذر گذرانا۔ اور اوسکے
اسناد مرتب کرکے وکلائے سرکار کے حوالے کیا۔ یہہ کل کام محمد
مراد خان کے حسن تردد اور سعی وافر سے انجام پانے کی وجہہ سے
راجہ پرتاب ونت کے دل مین ایک خلش پیدا ہوی۔ چاہا کہ کسیطرح
اس کارروائی کو اولٹ دے۔ چنانچہ صلح کو موقوف کرایا اور عرض
کیا کہ رگہناتہ راو کو معطل کرنا چاہئے۔ (جانوجی رگوبہونسلہ مکاسہ دار
برار کا بیٹا تہا اوسکو پرتاب ونت نے طمع دیدیا کہ رگہناتہ راو کی جگہ تجہ
دلاتا ہون) جب یہہ کیفیت رگہناتہ راو کو معلوم ہوی اوسنے رات
کیوقت اپنی فوج کو ہمراہ لیکر بہاگ گیا۔ اور ۱۰ شعبان ۱۱۷۶ھ کو ناظر الملک
مغل علیخان بہادر (جو پیشتر غنیم سے مل گئے تہے) غنیم کی ناقدردانی سے
آزردہ ہوکر آصف جاہ ثانی کی خدمت مین حاضر ہوے۔ اور اوسہی
رگہناتہ راو کا بہیجا لشکر میشبا کے ساتہ کیا گیا۔ بعد رگہناتہ راو کو

تیس ہزار سے سوار شب کو کوچ کرتا ہوا ۹ شعبان [illegible] کو اورنگ آباد پہونچا
اور شہر کے غربی جانب اوترا چاہا کہ شہر کو تاخت و تاراج کرے ۔ مگر
موتمن الملک سالار جنگ بہادر ناظم اورنگ آباد نے باوصف قلت سپاہ اور
کمی سامان کے کمال ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ حصار شہر کو مضبوط کرکے

۱؎ آپ کے والد کا نام خاندان قلی خان ہے جو نوروز قلی خان کے بیٹے اور درگاہ قلی خان
کے پڑ پوتے تھے ۔ آپ قبیلہ بہادرالوس سے ہیں جو نواح مشہد مقدس میں رہتے ہیں (یہ ایک
ترکوں کا مشہور قبیلہ ہے)۔ آپ کے جد اعلیٰ خاندان قلیخان شاہ صفی کے زمانہ میں علی مردان خان
کے ساتھ قندھار میں متعین تھے ۔ جب علی مردان خان نے شاہ صفی دارائے ایران کی
ناقدردانی کی وجہ سے کشیدہ خاطر ہو کر سلسلۂ ملازمت قطع کرنا چاہا تو خاندان قلیخان کو عرضداشت
دیکر شاہجہان کے پاس ہندوستان بھیجا ۔ چنانچہ خاندان قلیخان غرہ جمادی الثانی [illegible]
دربار شاہی میں حاضر ہوکر عرضداشت گزرانی ۔ اور ہزار روپیہ انعام و خلعت سے سرفراز
ہوا ۔ اور دوار رجب [illegible] کو علی مردان خان نے بارگاہ سلطانی کی باریابی حاصل کی
اور صوبہ داری کشمیر سے سرفراز ہوا ۔ بنظر سوابق عقیدت خاندان قلیخان کو اعزاز و اکرام
اپنے پاس رکھا ۔ جب خاندان قلیخان کا انتقال ہوا اون کے بیٹے درگاہ قلی خان نے
منصب و جاگیر (نواح تبتہ) سے سرفرازی پائی ۔ اسکے علاوہ علی مردان خان نے
اپنے جہان کی میر سامانی کی خدمت بھی اون کے سپرد کی ۔ علی مردان خان کے انتقال
کے بعد درگاہ قلیخان بزمرۂ منصبداران شاہزادہ اورنگ زیب کے متعین کیا گیا
چنانچہ شاہزادہ کے ہمراہ دکن آکر پھر ہندوستان گیا ۔ اور وہاں جاکر انتقال کیا ۔
ان کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا نوروز قلیخان علمداری دار و درجہ [illegible]
بیٹا پور کے [illegible] سے سرفراز ہوا ۔ اور وہیں انتقال پایا ۔ خاندان قلیخان جو انکا بیٹا تھا
منصب و جاگیر سے سرفراز ہوکر اورنگ آباد کی کوتوالی سے ممتاز ہوا ۔ اور شاہ عالم
بہادر خلد منزل کے عہد میں سنگمنیر اور اسکے پرگنات کی فوجداری تفویض ہوئی ۔
اسکے بعد حضرت مغفرت مآب نے بہت پہلو ان [illegible] فرمایا چنانچہ نظام آباد اور [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] کی [illegible]

منصبداروں پر تقسیم کرکے آپ نواب آصف جاہ ثانی کی امداد و کمک پہنچاتا
اور جس طرح بنا رگھناتھ راؤ سے چلے اور بہانے سے ٹالتا رہا - رگھناتھ راؤ سمجھ گیا
کہ یہ مجھ سے ملے ہیں - بالآخر اوس نے ۲۰ شعبان ۱۱۷۶ھ کو شہر کی فصیل پر
سیڑہیاں لگا دیں - اور جو آبادی کہ حصار شہر کے باہر تہی اوسکو تاخت و تاراج
کرنا شروع کیا - رگھناتھ راؤ شہر کے شمال جانب ٹھہرا - اور سپاہی ہاتھیوں
کو دیوار کے قریب لاکے دیوار پر چڑہ آئے اور قلعہ ارک کی گلابی دیوار کے
دروازہ کو توڑنا چاہا - مگر بہت خان مرزا محمد باقر خان اور تماشائیان شہر نے
اسقدر تیر و تفنگ پہینکے کہ غنیم نے مونہ موڑا - اور میر کاظم رضوی دبیر سلطنت
دولت آباد سے تھے ہمت ایسی جوانمردی اور بہادری دکہلائی کہ چہرے کے پہرے
سپاہ دشمن کے الٹ دیئے - اس جنگ میں ایک تیر رگھناتھ راؤ کے
فیلبان کو لگا - اور یہی تیر فرار کے لئے مقدمہ ٹہرا - اس عرصہ میں آصف جاہ
کی آمد آمد کی خبر مشتہر ہوی - پہر کیا تہا رگھناتھ راؤ کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے
پڑ گئے - ہوش و حواس جاتے رہے - فوراً مع سپاہ چلتا ہوا - اور آصف
جاہ ثانی ۲۶ شعبان ۱۱۷۶ھ کو داخل اورنگ آباد ہوے - اور رگھناتھ راؤ
یہاں سے نکل کر بیڑ کی تاخت و تاراج کرنے کے لئے چلا - آصف جاہ ثانی تعاقب
فرماتے ہوے غرہ رمضان ۱۱۷۶ھ کو بالاپور کے قریب پہونچے - جب
آپکے تعاقب کی کیفیت غنیم کو معلوم ہوی وہان سے پلٹ کر اورنگ آباد
کے قریب ہوتا ہوا احمد آباد میں پہنچا - آصف جاہ ثانی نے بہی دریا
گنگا تک تعاقب فرمایا - یہاں یہ مشورہ قرار پایا کہ غنیم کا ملک اوسکی غیبت میں
دبر بلو کرنا چاہئے - چنانچہ وہاں سے آصف جاہ ثانی پونہ کے جانب
متوجہ ہوے - اور دو کوس ادہر پونہ سے قیام فرمایا - جب اہالیان پونہ
آپکے ورود کی کیفیت معلوم ہوی سبہوں نے بہاگ کر قلعہ او منقلب
مکانات میں پناہ لی - لشکریوں نے عمارات پونہ کو بالکل تاخت و تاراج
کر ڈالا - اور اوسکی بربادی میں ایک دقیقہ بہی باقی نہ رکہا -

اور بائین جانب گھنا جنگل تھا۔ اس
جنگل کے سایہ مین ایک سوار چھپا بیٹھا
تھا۔ کیونکہ اس قافلہ مین ایک ایسا
شخص بھی تھا جو سوار کو جان سے زیادہ
پیارا تھا۔ سوار نہ تو اپنے کو ظاہر کر سکتا
تھا اور نہ یہ چاہتا تھا کہ اس قافلہ جس
جو اوس سے چند گز کے فاصلے سے جا رہا
تھا وہ اوسے دیکھ پائے جسکی غرض سے
وہ چھپا بیٹھا تھا کیونکہ اوسے دیکھکر وہ
خوشی کے مارے بے ساختہ چلا اوٹھیگی
یا کسی نہ کسی طرح اونکے خیالات کا پتہ
چل جائیگا اور یہ انکے ملنے کی تمام
امیدون پر پانی پڑ جائیگا۔ علاوہ
برین اگر وہ اپنے کو ظاہر کرتے تو نہ
صرف وہی لڑکی اوسے پہچان لیگی
جسکی ملاقات کی کوشش مین وہ
رہتا تھا بلکہ اور بھی لڑکیان پہچان لینگی
جو اوس سے اچھی طرح واقف تہین
پہچان لینگی اور اس پہچان لینے کے
بعد پھر ہرگز اوسکی مقصد برآری نہین
ہو سکتی۔ انہین وجوہ سے یہ شخص
اس جنگل مین درختون کے آڑ مین
چھپا کھڑا تھا۔
جس لڑکی کی قسمت مین یہ شخص
آیا تھا اوسنے نہ تو اسے دیکھا تھا
اور نہ اوسکی وہان موجودگی کا
اوسے خیال تھا بلکہ وہ اس رنج و
تعجب مین تھی کہ اوسکے گھر سے
جدا ہونیکے بعد اتنک اس شخص کی
صورت نہ دکھائی دی۔ وہ یہ بھی
سمجھتی تھی کہ یا تو اوس نے اوسے
بالکل بھلا دیا یا نا امید ہوکر اس
خطرناک سفر مین پیچھا کرنا مناسب
نہ سمجھا۔ لڑکی کے دل مین تو یہ خیال
گزر رہا تہا۔ لیکن جس شخص کا وہ خیال
کر رہی تہی وہ اس سے بہت ہی قریب
مگر نظرون سے پوشیدہ تھا۔
سوار نے جبکہ اپنی معشوقہ کو جاتے دیکھا
باوجود پردہ کے اوسکے حسن و خوبی
مین فرق نہ آیا تہا اسلیے دیکھکر اوسکا
دل بیقرار ہوگیا اور بے ساختہ
یہ جی چاہا کہ گھوڑے سے کود کر
دوڑ جائے اور اپنی محبوبہ کے گلے
لگے لیکن عقل غالب رہی اور
وہ چھپا بیٹھا دیکھتا رہا۔ یہانتک
کہ قافلہ سامنے سے ہوتا ہوا آگے
نکل گیا۔
سوار دیر تک گھورون کی قطار کو

دور سے بیٹھا دیکھتا رہا تا آخر قافلہ کا
قافلہ راستہ سے مڑکر اوس اسلامی
محل کے دروازہ مین داخل ہو گیا
جو فونیکرا کے شہر پناہ سے باہر
تھا اور جہان ان سوبا کرہ لڑکیون
کے ٹھہرنے کا بندوبست کیا گیا تھا
آخر کے صف والی تینون لڑکیان
جب اندر داخل ہو گئین تو محل کا
دروازہ بند ہو گیا - عاشق بادل
ناخواستہ وہان سے اٹھا اور ٹھنڈی
سانسین بھرتا اپنی راہ چلتا ہوا -
یہہ افسردہ دل شخص کون تھا ؟
یہہ ہمارا خوبصورت نوجوان دوست
پیڈرو روڈی زاموسا تھا جو اپنی تیز
گھوڑے پر سوار اس امید مین
سفر کر رہا تھا کہ تدبیر سے شاید کوئی
موقع ایسا مل جائے یا کوئی ایسی
بات پیش آجائے کہ وہ اپنی معشوق
کو اوس قافلہ مین سے نکال سکے
کیا یہہ امید موہوم نہ تھی ؟
بڑھیان ان لڑکیون کی نہایت
ہوشیاری سے حفاظت کرتی تھین
یہہ خیال بھی فضول و بیہودہ تھا کہ
انمین سے کسی ایک کو بھی کوئی شخص
شب کو چھپا کر لیجا سکے - اور ساون کے
وقت کھلے خزانے ایسے کام کی جرأت
کرنا تو سراسر بے عقلی و دیوانگی تھی
گو اس قافلہ کی حفاظت کے لئے سوار
ساتھ نہ تھے لیکن اگر ایک لڑکی کے
ساتھ بھی سختی یا جبر برتا جاتا تو فوراً
بگڑ جاتا اور تمام ملک مین شور مچ جاتا
لوگ ہر طرف تعاقب مین روانہ ہوتے
اور مجرم خود پکڑا جاتا -
اگرچہ پیڈرو روڈی زاموسا کی مدد پر چند
ایسے رفیق ہوتے جو اپنے ارادون
مین مستقل و مضبوط ہوتے تو کچھ
ممکن بھی تھا ورنہ یون زبردستی
اپنی معشوقہ کو چھڑا لیجانے کی امید کرنا
بھی فضول تھا اور اگر وہ ساز باز
سے کام نکالنا چاہتا تو اسمین بھی
اوسے کامیابی نصیب نہ ہوتی -
پیڈرو روڈی زاموسا انہین خیالات مین
غلطان پیچان بڑی سڑک سے ہٹکر
اوس پگڈنڈی پر پڑ لیا جو فونیکرا
کی گھاٹی کو جاتی تھی اور جہان سے
تمام راستہ سامنے نظر آتا تھا -
بڑی سڑک سے ہٹ کر سایہ دار
پگڈنڈی پر چلنے سے اوسکی یہ غرض تھی

کر وہ اوس کے روبرو سے ہوکر
نہ گزرے جہان یہہ سو لڑکیان عارضی
طور پر مقیم تہین - وہ چاہتا تہا کہ
انمین سے کوئی بہی لڑکی یا اونکی محافظ
بڑہیا اوسے نہ دیکہہ پائے -
یہ ایسی پگڈنڈی سے جا رہا تہا جسپر
جہنڈدار درختون کا سایہ تہا اور
جونہیکہ اپنے [illegible]
ہونے والا تہا یہہ قریب تر رہا تہا
دفعتا ایک جہکے ہوے درخت سے کسی
شخص نے بڑی پہرتی سے اسطرح ایک
پہندا اوسکے جسم کے طرف پہینکا کہ
اوسکے پہنچتے ہی دونو ہات بدن
کے ساتہہ مضبوط بندہ ہوگئی اور اوسے
گہوڑے سے کہینچ کر نیچے گرادیا -
اوسکے گرتے ہی چار سنڈ مسنڈ لنبے
تڑنگے مسلمان درختون مین سے کود
پہاند کر آگئے اور اوسے قیدی بنالیا
پیڈرو ڈی زامورا بہادر شخص تہا
جیسا بہادر ہونا چاہئے لیکن اس
قسم کے اچانک حملہ نے اوسے بالکل
بے قابو کردیا تہا اور وہ اپنی تلوار نیان
سے باہر نہ نکال سکتا تہا - ان
لوگون مین سے ایک شخص نے اوسکے
ڈرانے دہمکانے کی غرض سے تلوار
کہینچکر اوسکے سر پر کہڑا ہوگیا -
پیڈرو نے ان لوگون سے کہا
مین تمسے جان کی امان مانگتا ہون
لیکن یہہ نہ سمجہنا کہ مین بزدلون کی
طرح موت سے ڈرتا ہون - بلکہ
اسوجہہ سے یہہ درخواست کرتا
ہون کہ دنیامین ایسا شخص ہے
جسے جان سے زیادہ پیارا ہے
اور اسوقت اوسے میری امداد
کی ضرورت ہے -
پیڈرو نے یہہ تقریر عربی زبان مین
کی جسمین اوسے بخوبی مہارت تہی
اسکی تقریر - خودداری اور استقلال
نے ان بدمعاشون کے دلپر بہت
اثر ڈالا ورنہ قریب تہا کہ وہ اوسکی
جان لے لیں -
ایک مسلمان (جو پیڈرو کے
ڈرانے کے لئے اوسکے سر پر تلوار
کہینچے کہڑا تہا) تلوار میان مین ڈالکر
"رسول اللہ کی قسم باوجود عیسائی
ہونے کے یہہ نوجوان شریف معلوم
ہوتا ہے ہم لوگ اسے اپنے سردار
کے پاس لئے چلتے ہین وہ جیسا

مناسب سمجھیگا فیصلہ کریگا"۔
باقی تین آدمیون نے اسکے جواب مین کہا اچھا ایسا ہی سمجھا۔ تب
یہہ لوگ مسافر کو قریب کے جنگل مین لیے گئے اور ایک شخص نے
گہوڑے کو ساتھ لے لیا۔
انکی وحشیانہ صورت اور اطوار
پر مسلح ہونے سے اور نیز انکی اس
کارروائی سے پیڈرو گی زارا
نے یہہ نتیجہ نکالا کہ یہہ لوگ ضرور
لوٹیرے ہین۔
ان کے سرون پر لبے کی ٹوپیان
اور اونپر چمڑے کے عمامے بندھے
ہوے تھے اور میلے مخمل کے کفتان
پاکر تون کے نیچے لوہے کی زرہین
پہنے ہوے تھے۔ ان کے پاجامے
کسی سرخ کپڑے کے تھے جو ٹخنون
سے ذرا نیچے تھے اور پنڈلی پر بندہے
ہونے کی وجہ سے اوپر کے جانب
پھولے ہوئے تھے۔ پیرون مین
چمڑے کے بھدے جوتے
پہنے تھے اور ہر شخص کی
کمر مین ایک پیٹی تھی جسمین ایک تلوار
اصفہان کی لٹکی ہوئی تھی۔

گنجان درختون مین سے ہو کر جسقدر
جلد ممکن ہو سکا یہہ لوگ ایک ایسے
مقام پر پہنچے۔ کل راستہ
۱۰ لحظہ مین طے ہو گیا۔ جس مقام پر
اب یہہ لوگ پہنچے تہے وہ کسی پرانے
گاتھک عمارت کے کہنڈرون کی
ایک لمبی قطار تھی۔

طرز عمارت سے یہہ معلوم ہوتا تہا
کہ پرانے زمانے مین یہہ جگہ خانقاہ
تھی۔ اونچے اونچے دیوارون مین
اوپر کی جانب چوڑی چہوٹی کھڑکیان
لگی ہوی تہین اور ایک طرف کو
چہوٹا سا گرجا بہی تہا۔ عمارت کا
کچھ حصہ ابتک اچہی حالت مین تہا
گو یہہ رہنے کے قابل نہ تہا لیکن
اتنا ضرور تہا کہ ہر موسم مین پناہ
مل سکتی تہی۔ اسکی کھڑکیان سب
ٹوٹ گئی تہین۔ کسی قسم کا سامان
نہ تہا اور فرش پر ٹوٹی عمارت کے
تودے پڑے ہوے تھے۔
تین دالانون مین سے ہو کر یہہ لوگ
قیدی کو چوتھے مکان مین لے گئے
جہان ان کے ۱۲ ساتہی لوہیرے
اسباب کے گٹھون پر چار و ناچار

پٹے ہوئے تھے -

ان سب لوگون کا لباس بہی ویسا ہی تہا اور ہتیار بہی لوسیطرح تھے جیسے ان چار کے جنہون نے قیدی کو گرفتار کیا تہا - انمین سے ایک شخص البتہ قیمتی لباس پہنے تہا اور اسکی طرز سے پیڈرو نے خیال کیا کہ یہی ان سب کا سردار ہے - اسکا خیال غلط نہ تہا کیونکہ جب اس شخص کے روبرو وہ پہنچا تو اسکے گرفتار کرنے والون نے کا را کے سامنے جہک کے سلام کرنیکی تاکید کی -

لفظ کا را کی معنی سیاہ کے ہین اس شخص کے صورت وافعال کے لحاظ سے یہہ نام نامناسب نہ تھا -

تمام اسلامی مملکت مین یہہ مشہور خوفناک شخص تہا - لوٹ مار کے علاوہ یہہ سخت ظالم وسنگدل بہی تہا اور اسکے ظلم وستم معمولی درجہ کے نہ تھے -

جیسا وہ آسٹرین مملکت کے گرجا لوٹنے کو آما وہ تہا ویسا ہی قرطبہ شہر مین ڈاکہ مارنے کو تیار رہتا مسافر اوسکے ہات لگ جاتے اگر وہ اپنے دوستون سے تاوان دینے پر راضی نہوتے تو یہہ شخص انہین وہ وہ اذیتین دیتا کہ جسکے خیال سے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین -

اوسکا قد لبا جسم موٹا اور رنگ تمام اقوام عرب کی نسبت زیادہ سیاہ تہا اور اسکے سر وداڑہی کے بال سیدہے وسیاہ تھے اگر اسکے مردانہ حسن کو دہشت وشرانگیزی کی کثرت نے بگاڑ دیا ہوتا تو یقینا یہہ شخص نہایت وجیہ ہوتا -

یہہ شخص قیمتی کپڑے اور رہنے سہنے سے بہت محظوظ ہوتا تھا یہ مشہور تہا کہ اسنے متعدد مقامات پر تیز رو عربی گہوڑون کے طویلے قایم کررکہے ہین اور ان سے اسکی صرف یہی غرض نہ تہی کہ ہر ایک مقام پر آسانی سے پہنچکر لوٹ مار سکے بلکہ اسکی وجہ سے وہ اس شاہی فوج کو خطرہ مین بہی ڈالتا تہا جو اوسکی گرفتاری کیلئے متعین کیجاتی تہی -

جب حبیب شخص کے سامنے پیش کیا حاضر کیا گیا اوسکی یہہ حالت تہی

جیسے اوپر بیان کی گئی کارا علی یا سردار اسود کے نام سے نوجوان کے کان نا آشنا تھے تاہم جب اوسے قزاق کے روبرو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو پیڈرو نے قہر آلود نگاہ سے اس حکم دینے والے کی طرف دیکھا اور غصہ سے چہرہ لال کر کے بے خوفی اور تمکنت سے اسکے جواب میں کہا "میں تمہارے سردار کی تعظیم کرنے کو ہر طرح آمادہ ہوں لیکن غلامی نکرونگا"

کارا علی کے دل میں تیر سی کے اس نڈر برتاؤ سے دفعتاً اوس پچھلے زمانہ کے خیالات کو تحریک ہوئی جو کسی زمانہ میں اوسکا جزو طبیعت تھی اور اب بھی کسیقدر میلان تھا۔ لیکن چلا کر کہا "رسول اللہ کی قسم بڑا شیر دل شخص ہاتھ ہوں لگا ہے (عیسائی سے مخاطب ہو کر) اے عیسائی نوجوان تو کون ہے"۔

پیڈرو ڈی زامورا نے شریفانہ خودداری سے اسکے جواب میں کہا "میرا نام پیڈرو ڈی زامورا ہے اور میں ایک شریف النسل ہوں"۔

سردار اسود۔ "نوجوان ہم تیرے خاندان کے متعلق مفصل حالات دریافت کرنا نہیں چاہتے بشرطیکہ تو اپنے مال و دولت کی ٹھیک ٹھیک کیفیت بیان کر کے ہمارا اطمینان کردے"۔

پیڈرو ڈی زامورا۔ "سوائے ایک تھیلی کے جو نقدی سے بھری ہوئی ہے میرے پاس اور کوئی قیمتی چیز نہیں۔ تمہیں اختیار ہے کہ میری تلاشی لیلو اور میں خوشی سے اس امر کی اجازت دیتا ہوں۔ تلاشی لینے کے بعد خود تمہیں میری سچائی معلوم ہو جاویگی۔ مسافر اپنا مال و دولت جیبوں میں اور ریاست کو کندھوں پر ڈالے نہیں پھرتے"۔

کارا علی (تیقن کے لہجے سے) "لیکن اون لوگوں کے دوست تو ہونگے جو معقول رقم بطور تاوان ادا کر کے انہیں قید یا موت سے آزاد کرا سکتے ہوں۔ یقین ہے کہ ایک شریف نوجوان کو جیسا تم اپنے کو بتاتا ہو تاوان کی رقم مہیا کرنے میں کوئی دقت یا دشواری نہ ہوگی"۔

پیڈرو ۔ "ایک مناسب رقم
متعین کردو ۔ مین اپنی بات اور وعدہ
پر ... مین ڈالکر کہتا ہون کہ جب اور
جسطرح تم کہدوگے یہہ رقم تمہین
پہنچا دیجائیگی ۔ رقم کی ادائی مین صرف
اتنا عرصہ لگیگا کہ آدمی یہ گس جائے
اور آجائے" ۔

کارِ اعلیٰ ۔ تیری باتون سے صداقت
کی بو آتی ہے جس سے مین بہت
خوش ہون ۔ اس امر کا لحاظ کرکے
کہ تو اسوقت قیدی کی حالت مین
ہے مین تیری تجاویز اطمینان بخش
و معقول سمجھتا ہون سوائے ایک بات
کے اور وہ یہہ ہے کہ تیرے کلام
سے یہہ مترشح ہوتا ہے کہ تو اپنی
عزت درمیان دیکر صرف زبانی
وعدہ کرکے جانا چاہتا ہے ۔ سچ
یہہ ہے کہ مین محض اتنی ہی ضمانت
پر راضی نہین ہون . . . .

قبل ازین کہ قزاق فقرہ ختم کرے
نوجوان نے راستبازی کے
لہجہ مین اوسکی بات کاٹ کر کہا
"مخفے سردار اس سے تو مجھے بالکل
نا امیدی ہو جاویگی اور اگر مخفے مجھے
قید رکھا تو میرا جینا ہی بیکار ہو
جاویگا" ۔

وہی قزاق جو پیڈرو کے سر پر
دھمکانے کی غرض سے تلوار
کھینچکر کھڑا ہوا تھا ۔ "ابا مجھے
اب یاد آیا ۔ جب ہم لوگون نے
اس نوجوان عیسائی کو گرفتار کیا
تھا تو اسنے جان کی امان مانگی
تھی اور یہہ کہتا تھا کہ مین بزدلون
کی طرح موت سے نہین ڈرتا اور
صرف اسلئے جان بخشی کی درخواست
کرتا ہون کہ کسی اور شخص کو اسوقت
میری امداد کی ضرورت ہے ۔

کارِ اعلیٰ ۔ (مسکراکر) "شاید
کسی خوبصورت عورت کی وجہ سے
یہہ استدعا کی گئی ہو ۔ رسول اللہ
کی قسم ایسے خوبصورت نوجوان
عاشق کے کام مین رکاوٹ
پیدا کرنے پر ترس آتا ہے لیکن
کوئی اور معقول وجہہ بیان کرو
کہ کیون تاوان کی رقم دون
لینے سے قبل تمہین اپنے باتون
سے کہو دون" ۔

ڈی زامورا (مدت کا تکلف ...)

مین نے تمہارے مخالف بہت کچھ
افواہین سُنی ہین لیکن گو اِن
خبرون کے ذریعے سے تمہارے
طور و طریقے کے بچے سے حالات
بہی کیون نہ مشہور ہوئے ہون
تاہم مجھے یقین ہے کہ باوجود
اِن سیاہ کاریون کے جنسے تمہارا
دل آلودہ ہو رہا ہے تمہاری
طبیعت مین ابتک کچھ نہ کچھ خلقی
حلم و مروت موجود ہے اور
اِس لئے مین تمہارے انہین اوصاف
پر اپنا معاملہ منحصر کرتا ہون"۔
نوجوان کے شریفانہ برتاو۔ خودداری
اور صداقت نے سردار اسود کے
دل مین استعجاب و دلچسپی پیدا کر دی
اور اوسنے نوجوان سے مخاطب
ہوکر کہا "لڑکے مجھے جو کہنا ہے
کہہ دا اپنے ساتھیون سے) لوگو
اس رسی کو ڈھیلا کر دو جسمین یہہ
بندھا ہے اور کم از کم ہمارے روبرو
اسے آزادی سے کھڑا رہنے دو"۔
پیڈرو ڈی زامورا کے بدن سے
جب رسی ڈھیلی کر دی گئی تو اوسنے
سردار سے کہا۔ "مین آپکے اسا
اخلاق کا ممنون ہوا یقین جانئے کہ
اس رسی نے بڑی طرح سے میرا
بدن کاٹ ڈالا ....

کارا علی - "دیکھو نوجوان سے
انس و ہمدردی ہو چلی تھی - بات
کا تکرار ہونے نہ دیجئے۔ آمدم بر سر مطلب
جو کسی قسم کی شکایت ہو۔ رسول اللہ
کے روضۂ منورہ کی قسم تجھسے
جتنا زیادہ ملوا ملتے ہین تیری خوبیان
معلوم ہو جاتی ہین -- ہان تو جو کہتا
تہا اب کہہ"۔

پیڈرو ڈی زامورا - "میرا قصہ
بہت مختصر ہے اور چند الفاظ مین
ختم ہوا جاتا ہے۔ اے سردار تجھے
معلوم ہے کہ اجکل سوبا کرہ لڑکیون کا
قافلہ طرابلس جا رہا ہے"۔

قزاقونکا سردار - "اہا مین مطلب
تاڑ گیا - شاید تو اس قافلہ مین سے
جو شاہ عبدالرحمن کے حرمسرا مین
داخل ہونیکو جا رہا ہے کسی لڑکی
پر مفتون ہے - نوجوان تیرے
اس خشمناک چہرہ اور سرخ آنکھونکو
دیکھکر مین سمجھتا ہون کہ میرا قیاس
اصل واقعہ سے دور نہین ہے"۔

یہان پہنچتے ہی اوت پاہر کے جانب
سے دو سیٹی کی آواز سنائی دی
جس سے تمام کہنڈر گونج گیا۔"

بیسوان باب

ایک اوباش

معلوم ہوتا ہے کہ اس سیٹی سے کوئی
قرار داد اشارہ مقصود تہا کیونکہ
اسکے سنتے ہی مجمع مین سے ایک
شخص اٹھکر باہر گیا اور دس لمحہ غائب
رہنے کے بعد ایک پیغام لیکر
واپس آیا۔

ہیڈرو ڈی زامورا ٹیبا کوٹے مین
لکہہ رہا تہا - قزاق نے اس خیال
سے کہ ہیڈرو اوسکی تقریر نہ سن
سکے دہلی آواز سے اپنے سردار
سے کہا " کپتان ہمارے دوست
بابا نے جو سلور کریسنٹ (نقرئی ہلال)
کا مالک ہے اپنا لڑکا بہیجا ہے
اور یہہ اطلاع دی ہے کہ پیکو پیش

ترجمان اور راہبر ....

کاراعلی (بات کاٹکر) ہان ہان
ہان مین اسے خوب جانتا ہون -
وہ ہرکس کا بننے والا ہے اور
خفیہ طور پر ہمیشہ [illegible] ہوا ہے - ہمارے
دوست بابا نے بہت [illegible]
ہمین پہنچایا ہے ہم اس اکثر سازون
سے کہ اوسکی بدولت ہمارے
ہاتھ لگے ہیں - [illegible] اسکا کہ اسم
گو یہ عیسائی ہے لیکن قابل قدر
ضرور ہے"

قزاق - سردار! سیب ترجمان
اور راہبر ہمارا [illegible] کے آدمی ہین
مین جیسے کہہ رہا ہون کہ پیکو مع اپنے
جرمن [illegible] کے - نوبرا سینٹ
میں ٹہیرا ہوا ہے اور آپ سے ملنا
چاہتا ہے - بابا کا لڑکا کہتا ہے
کہ پیکو سے کثیر المقدار سونا ملنے کی
امید ہے"۔

کاراعلی - تو ہم کیون سستی
کرتے ہین - باتین نہ دین [illegible]
(دیٹی سے اٹہکر) مین ابہی بہیجتا ہون
[illegible] کے سراپا تا ہوا -
سردار اسو دیکہ کہکر بازو کے چہونٹ

دروازے سے نکلتا ہوا اتنا تقا وہ کے
اندر سکے حجرون مین چلا گیا اور وہان
سے درویش یا آوارہ گرد مسلمان
فقیر کا بھیس بدلکر باہر آیا۔ اوسنے
اپنے سیاہ بالون کو یکجا کرکے ایک
بھاری عمامہ کے اندر چھپا لیا تھا۔
یہ عمامہ اسقدر پھیلا ہوا تھا کہ اوسکے
بال اور کان سب اچھی طرح ڈھک
گئے تھے۔ اور موچھون اور داڑھی
پر اوسنے زرد رنگ پھیر لیا تھا
اور اپنی مضبوط بدن کو بہت سے
تنگ لی قبا سے ڈھانک کر اندر کے
جانب ایک خنجر چھپا لیا تھا۔ یہ خنجر
اوسکے ہاتھ پر چڑھا ہوا تھا اور ہمیشہ
مہمات مین اوسکے پاس رہا کرتا تھا۔
تار ملنے سے پہلے چینٹ سے بعد ایک
موٹا سا عصا اپنی ہاتھ مین لے لیا
اور اس عصا کے سمے پر ایک توفی
لگائی اور ہر طرح پر فقیرون کا بانہ
بناکر تیار ہو گیا۔ جب سب طرح
وہ تیار ہو چکا تو اوسنے اپنے ماتحتون
کو کچھ ضروری ہدایات کین اور
مگر بھیڈ روڈی نامورا کا خط جلد
برکس روانہ کرنے کی تاکید کرکے

اون کمنڈرون سے نکلکر وہ
نوشیکرا کے جانب روانہ ہوا جو
یہان سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ
پر تھا۔
نوشیکرا پہنچ کر وہ سیدھا سلور کریسنٹ
سرا مین گیا۔ راہ مین جو شخص اس
فقیرانہ لباس مین دیکھتا وہ مسلمان
درویش سمجھکر تعظیم و تکریم کرتا اور
یہ حسب دستور اوسکی جواب مین
اونہین دعائین دیتا تھا۔ سرا ے
کے مالک سے کچھ دیر تک اس سے
باتین ہوتی رہین۔ بابا سے اسکا
بہت گاڑھا تعلق تھا اور دونون
ایک دوسرے کو خوب سمجھتے
تھے۔ تھوڑی دیر بات چیت
کرنے کے بعد سرا کے مالک کا لڑکا
اوسے اب اوس حجرہ مین لے گیا
جہان پیکو اور ڈاکٹر بیٹھے تھے۔
ڈاکٹر اور انکے ہاتھ مین جام پر جام
چڑھا رہے تھے۔ اگرچہ مسلمانون
کے مذہب مین کسی قسم کے نشی
اشیا کا استعمال جائز نہین لیکن
سلور کریسنٹ سرا کے مالک نے
ایک تہ خانہ اسی ناجائز عرق سے

پہر رکہا تہا -
پیکو نے کارا علے کو پہلے بہی فقیر کے بہیس مین دیکہا تہا - اس عجیب شخص کو دیکہتے ہی پہچان گیا اور انگلہام کو بہی تبلا دیا -
سردار اسود نے بہی شراب کا پیالہ قبول کرنے مین کچہہ کم ہچکچاہٹ نہین کی - ایک بڑا سا گہونٹ پینے کے بعد اب اور زیادہ اوسکا دل اپنا کے جس کام کے لئے وہ آیا ہے اوسکی گفتگو چہیڑی -
پیکو اسکی نگاہ سے دیکہکر جس سے معلوم ہوتا تہا کہ سوال کرنے سے پیشتر وہ جواب سمجہہ چکا ہے " کہو سردار تم ہزار اشرفیان کمانے کو آمادہ ہو -
سردار اسود - کیا حسین عورتین اپنے عاشق کے عہد و پیمان سننے کے لئے آمادہ ہوتے ہین یا داین دیون سے اپنا روپیہ لینے کو راضی ہوتا ہے - دوست پیکو ! اگر یہہ لوگ ان باتون پر آمادہ ہوتے تو کارا علے بہی یقیناً اس روپیہ کے کمانے کو تیار ہے جسکا تمنے ابہی

ذکر کیا - (چپکے انگلہام کے طرف دیکہکر) یہہ کون صاحب ہین " -
پیکو - " یہہ جرمن کا ایک مشہور حکیم ہے اور اسپین یا مورش زبان سے قطعی ناآشنا ہے " -
کارا علی - (استفہامیہ) " ہم لوگ جو باتین کر رہے ہین کیا یہہ انہین نہین سمجہتا " -
پیکو - " جیسے دو طوطے آپس مین باتین کرتے ہون اور تیسرا شخص انہین نہین سمجہتا ایسے ہی یہہ ہماری باتین نہین سمجہتا " -
قزاقون کا سردار - (تیقن کے لہجہ مین) " تو کیا تمہاری غرض یہہ ہے کہ ہزار اشرفیان جو ہمارے بات آنیوالی ہین وہ اسوقت اس شخص کے کیسہ مین ہین " -
پیکو - " ہان - لیکن یہہ رستم معلوم ہوتا ہے بات آپکی جسطرح لینے کے تم خوب عادی ہو " -
کارا علی - کیا یہہ شخص خاص طور پر تمہاری امان مین ہے - کیون ؟
پیکو - " ہان بہرحال بالفعل تو یہی ہے - بعد ازین یہہ تصفیہ کرین گے

کہ اسکے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے
...نی کمال تو یہ ہے کہ آسٹریا کے ایک مشہور
... آور وہ شخص کا کام مد نظر ہے"
قزاقوں کا سردار۔ (بات کاٹکر)
"رسول اللہ کی قسم تجنے تو خوب
بڑے لوگون مین گھس پیٹھ کر لی ہے
کہو تو وہ آسٹریا والا بڑا آدمی کون ہے"
پیکو۔ (بناوٹ سے۔ گویا وہ بھی
اپنے کو بڑے آدمیون مین شمار کرتا ہے)
"یہ کوئی معمولی آدمی نہین۔ یہہ شخص
...لق سس مآب ڈان زیور ویلینا
ویلاڈولیڈ کا بڑا پادری ہے۔"
سردار "خیر۔ کوئی بھی ہو جبتک
ہمین ... دینے وا... اور ٹھیک وعدہ پر
ملتے ہین اس سے کوئی غرض نہین
کہ کام لینے والا کون ہے۔ لیکن
سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے کیا مطلب"
پیکو (سلسلہ کلام جاری رکھکے) "سنو
پادری چند وجوہات سے جنہین وہ خود
ہی جانتا ہے یہہ چاہتا ہے کہ ایک
نوجوان حسین عورت جون گلبرٹس جو
اپنے آشنا برتھولڈ نیکر کے ساتھ
سفر کر رہی ہے اوسکے قبضہ مین آجائے
ابھی دو گھنٹہ کا عرصہ ہوا کہ یہہ لوگ
یہان سے ہو کر گزرے ہین جنہین
میڈرڈ تک راستہ مین کسی نہ کسی
سرا وغیرہ مین وہ ضرور شب کو آرام
کرنے کی غرض سے قیام کرین گے
ان لوگون نے سلور کریسنٹ مین
کھانے پینے کے لئے تھوڑی دیر دم
لیا تھا اور بابا سے جو باتین انہون
نے پوچھین اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ لوگ جلد میڈرڈ پہنچنا چاہتے ہین
بہرحال کل تک یہہ لوگ میڈرڈ پہنچ
رہین گے اور وہان سے قرطبہ
جائین گے۔ بابا سے ان سے
اسیقدر حالات معلوم ہوئے ہین"
سردار اسود (استفہامیہ) "اور
اس عورت جون گلبرٹس کو پکڑ کر
ویلاڈولیڈ کے بڑے پادری کے
سپرد کر دینا ہے"۔
پیکو۔ "ہاں سردار کا راعلیٰ بس
اتنا ہی کام ہے اور اسکے لئے
تمہاری امداد کی ضرورت ہے"
سردار "اور یہہ کام اون ہزار
اشرفیون کے بدلہ مین جنکا تمنے
ذکر کیا بخوشی خاطر انجام دیا جائیگا
لیکن اس جرمن کا اس معاملہ

تعلق ہے"۔

پیکو "یہہ جوان پر مفتون ہے اور چونکہ وہ اپنی آشنا کو اسیر دیکھ رہی ہے اسلئے یہہ از راہ عقلمندی و مہربانی اس بات پر آمادہ ہے کہ جمن کو آسٹرین حکام کے سپردگی مین پہنچا دے تاکہ وہ لوگ یا تو اوسے سولی دین یا جلا دین"

کارا علی "یہہ عجیب طریقہ اظہار محبت کا ہے"۔

یہہ کہکر اوسنے ڈاکٹر انگلہام کے طرف غور سے دیکھا۔ ڈاکٹر انگلہام گو ان دونون کی گفتگو مین شامل نہ تھا لیکن پہر بہی نہایت شوق سے سن رہا تھا اور سمجھتا تھا کہ دونو اسی معاملہ پر گفتگو کر رہے ہین جس سے اوسکا تعلق نسبہ ہے۔

کارا علی "میرے خیال مین یہہ شخص بدلہ لینے کی غرض سے معقول صلہ لینے پر راضی ہوگا"۔

ترجمان "سردار۔ تمنے ٹہیک قیاس کیا۔ لیکن اسکے ارادوں سے ہمین کیا مطلب۔ اتنا کافی ہے کہ یہہ شخص روپیہ دیسکتا ہے اور دینے کو آمادہ ہے۔ اسکی بے انتہا خواہش ہے کہ بر تہپو لڑو جمن کسی نہ کسی طرح اوس مقام تک پہونچ جائین جہان بڑے پادری کی حکومت ہے اور جہان سے یہ ایکدفعہ بہاگ بہی چکے ہین"۔

سردار اسود "تو کیا بر تہپولڑو کو بہی پکڑکر قیدی بنانا چاہئے؟"

پیکو "فاختہ کا جوڑا ایک ہی جال مین پہانسنا چاہئے اور ایک ہی پنجرہ مین بند رکہنا چاہئے۔ یہہ پنجرہ ویلا ڈولیٹکے بڑے پادری کے مکان کا قیدخانہ ہے۔ ہمین اس سے غرض نہین کہ پادری گرفتاری کے بعد جوان سے کیون کر پیش آئیگا۔ مجھے شک ہے کہ پادری کا یہہ جوش محض کلیسا کی خدمت گزاری کے لئے نہین۔ دوست پیکو مین تمسے ایک راز کی بات کہتا ہون دیکہو افشا نہ کرنا۔ میرے خیال مین ڈان زیریو ویلا کے دل مین خوبصورت عورتون کے نرگسین آنکہین دیکہکر ویسی ہی گدگدی ہوتی ہے جیسا ہمارے تمہارے دل میں۔

سردار اسود "بیشک - لیکن
کیا یہ عورت ایسی خوبصورت ہے؟
پیکو: "یہ حسن کی دیوی ہے - مجھو
اسبات کا سخت افسوس ہے کہ
مین اوسکی مدد کرنے کے بجائے اوسکے
خلاف کوشش کر رہا ہون" -
سردار اسود "دوست پیکو!
اس محبت و الفت کے ڈھکوسلے کو
اشعار کہو - تم تو اپنی مان بہن کو بھی
اس تکے کو جو تمہاری پر فروخت کر ڈالو
جو ویلاڈولیڈ کے بڈھے پادری نے
جون اوسکے پاس پہچانے پر دینے کا
وعدہ کیا ہے -
خیر اب یہ ٹھیک بتاؤ کہ مجھے
اسبارہ مین تم کیا اعانت چاہتے ہو"
پیکو - "مین یہ چاہتا ہون تم کسی
مناسب وقت و موقع پر بر تمولڈو
وجون پر حملہ کر کے انہین گرفتار کر لو
اور پہر جسقدر جلد ہو سکے دونو کو
آسٹرین سرحد تک پہنچا دو - مین سو
سپاہیون کے ساتھ تمہارے انتظار
مین ٹہرا رہونگا اور ان لوگون کو
تمہارے پاس سے لیکر چندہی دن
مین ویلاڈولیڈ کے بڈھے پادری کے

مکان مین مقید کرا دونگا"
سردار اسود "مین تمہارے
باتین خوب سمجھ گیا - کوئی کام اس
تجویز کے تکمیل سے زیادہ سہل نہین
ہو سکتا - تمنے ابہی بیان کیا ہے کہ جون
اور اسکا آشنا کل میڈرڈ مین ہونگے
اور پہر وہان سے شارع عام سے
ہو کر قرطبہ جائینگے - مین بھی اس
لحاظ سے بند وبست کرونگا - میڈرڈ
اور ٹولیڈو کے درمیان کے مناسب
موقع پر یہ دونون پکڑ لئے جائینگے
عجیب اتفاق ہے کہ مجھے اسی مقام
پر ایسا ہی ایک اور کام انجام دینا ہے
لیکن خیر اس سے کوئی غرض نہین
ایک کام سے دوسرے مین کوئی
ہرج نہ ہوگا - مین دو دستے جدا
جدا دونون کامون کے لئے مقرر
کرونگا - تم اور تمہارا جرمن رفیق
باطمینان آسٹرین مملکت مین لوٹ
جاؤ چندہی دن مین ہم تم باشٹیکو کے
قریب پہاڑیون کے گہاٹیون مین
ملجائینگے"
پیکو - "تم وہان سو آدمیون کے
ساتھ [illegible]

تیار ہو ہو نگا۔"

سرداار — "اچھا دوست یون ہی سہی۔ اب تم برتھولڈ اور اوسکی محبوبہ کا پورا پورا حلیہ مجھے بتا دو۔"

ترجمان — "اچھا غور سے سنو۔ برتھولڈ شنیکر طویل القامت نحیف الجثہ اور نہایت خوبصورت نوجوان ہے اسکا لباس جیسا کہ طالب العلم کا ہوتا ہے اور اوپر سے وہ ایک چھوٹا سا چغہ پہنے ہے۔ دستار کے علاوہ جسمین ایک سیاہ پر کی کلغی لگی ہوئی ہے وہ ایک چوگوشہ ریشمی ٹوپی بھی پہنے ہے۔ اگر تم ٹوپی اوتار کر دیکھو گے تو تمہین اوسکے سر پر چھوٹے چھوٹے بال نظر آئین گے۔ جو شاید ابھی تھوڑے تھوڑے نکلے ہون کیونکہ اوسکے پادری ہونے کے وجہ سے بال بالکل منڈوائے گئے تھے۔

نازاعظے — "جب اس شخص کا ایسی اچھی طرح سے حلیہ دریافت ہو چکا ہے تو اب اوسکی پہچاننے مین کوئی غلطی نہین ہوسکتی۔

پیکو — اور اس نازنین کا حلیہ بتانے کی ضرورت نہین۔ کیونکہ جیکے ساتھ تمہین جو عورت ملیگی وہی جون ہوگی بہرحال اتنا بتا دینا ضرور ہے کہ اوسکا سایہ اوسکے جسم پر پورا پورا ٹھیک ہے اور اوسکی اوپر وہ ایک فراک پہنے ہوئی ہے جسکے دامنون پر کام کیا ہے اسکی خوبصورت پیشانی پر جس سے فہم و فراست جھلکتی ہے اسپینش نقاب کے بجائے ایک ریشمی ٹوپی رکھی ہے اور اوسمین کلغی وغیرہ کچھ نہین ہے:

قزاقونکا سردار — "بس یہہ بہت کافی ہے۔ مین اس فاختہ کے جوڑے (جس نام سے تمنے انہین ابھی موسوم کیا تھا) ہزارون مین پہچان لونگا کیا کوئی نوکر چاکر یا محافظ وغیرہ اُن کے ہمراہ نہین ہین۔"

پیکو — "نہین۔ وہ تنہا سفر کر رہے ہین۔ اب چونکہ ابتدائے مراتب سب طے ہو گئے اسلئے میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ مین اپنے ہمراہی رفیق کو بھی مطلع کر دون کہ تمنے اور مین نے سب امور کا تصفیہ کر لیا اور اب اوسے اپنا سے

---

* قزاک — وہ لباس جسے جوتین کرتے کمر سے ساتہ کے اوپر پہنا کرتی ہین۔ مترجم

کے ثبوت مین سو دو سو بطور ضمانت
نہین جینکی دینا چاہیئے"
سردار اسود" اور معاہدہ
یہہ ہے کہ کام انجام ہونے پر ہزار
اشرفیان دیجاوین"۔
پیکو نے ایک ڈاکٹر انگلہام سے
ویلا ڈولینڈ کے بڑے پادری کے
رقم دینے کا حال بیان نہ کیا تھا
کار اعلے سے جو معاملے ہوا اب
اوسنے اوسکی اطلاع ڈاکٹر کو کر کے
اور ڈاکٹر نے اپنی ہتھیلی مین سے پانسو
اشرفیان کار اعلے کے بات مین رکھ
دین - قزاق نے وہ روپیہ اپنے پاس
حفاظت سے رکھہ لیا اور رخصت
ہو کر چلا گیا -
دوسرے روز صبح کو پیکو اور ڈاکٹر
انگلہام نونیکر لسے باشرتھو واپس چلے
گئے اور وہان پہنچکر مورشش کنگر سرا
مین مقیم ہوے - ترجمان نے ایک
معتبر قاصد تلاش کر کے ویلا ڈولینڈ کے
بڑے پادری پر ایک خط بھیجا جسمین
مفرورین کے دیدیا ہو گرفتاری کا
انتظام ہو جانے کی اطلاع دیکر یہہ
ہدایت کی کہ جہان نہ پائیکا سو

ایک خاص مقام پر جیسے تھے چاہئین ہم
وہ میرے احکامات کی تعمیل کرینگے -
اتفاق سے کانزالینزا ہیڈ سپہ سالار کا ایک
ساتھی مورشش کنگر سرا مین بھیس
بدلے ہوے ٹھیرا تھا - یہہ اون
سواروں مین سے تہا جنہوں نے
برتھولومیو کو ڈیورا کے بازار
مین موت کے پنجہ سے چھڑایا تہا
اسنے جرمن ڈاکٹر کو دیکھتے ہی پہچان
لیا - کیونکہ جب وہ ڈیورا مین تہا
تو اوسے معلوم ہوا تہا کہ اسی شخص
نے اون دونون کے طرف سے
بڑے پادری کے کان بھرے تہے
جسپر وہ پکڑ بلائے گئے تھے -
قزاق کو ہم اسی نام سے ابھی
موسوم کرینگے کیونکہ کانزالینزا
کے سب ساتھی اور رفیق قزاق اور
باغی کے نام سے پکارے جاتے
تھے اور آسٹرین گورنمنٹ نے انکی
گرفتاری پر انعام مقرر کر رکھا تہا
پیکو اور جرمن ڈاکٹر کے باشرتھو مین
موجود دیکھنے سے یہہ شک گزرا کہ
انکی موجودگی اون عاشق ومعشوق
کے [illegible] تک پہنچنے اور

یہہ ضرور اونہین دونون کی فکر مین آئے ہین - اسی خیال سے وہ انکی حرکات و سکنات کی دیکہبہال کرنے لگا - ان دونون کی آپس کی باتین بہی اوسنے بغور سنین اور گو یہہ لوگ جرمن زبان مین گفتگو کر رہے تھے جس سے یہہ نابلد محض تہا اور اسوجہسے کچہہ نہ سمجہہ سکتا تہا تاہم اثناے گفتگو مین جب دو تین مرتبہ اوسنے جون کا نام سُنا تو اسکا شک یقین کے درجہ تک پہنچ گیا -

فزاق کو جب یہہ معلوم ہوا کہ یہہ لوگ ڈان زیو یرو یلیا پاس قاصد ہو رہے ہین تو اوسے پورا یقین ہو گیا اور اب اوسنے مصمم ارادہ کر لیا کہ قاصد کے تعاقب مین روانہ ہو کر یا لالچ یا زبردستی سے جسطرح ہو سکے وہ خط اوسکے ہاتھ سے لے لینا چاہیئے -

یہہ ارادہ کرکے وہ گہوڑے پر سوار ہوا اور قاصد کے پیچھے روانہ ہو لیا لیکن چونکہ شب کا وقت تہا اور اندہیرا ہو رہا تہا وہ ... کے ... سے ... اپنے مقصد مین کامیاب نہو سکا -

جب اوسے پوری طرح یقین ہو گیا کہ قاصد کا پیچھا کرنا اب فضول ہے تو مجبوراً اوسنے یہہ خیال چہوڑ دیا اور راستہ مین کسی گاؤن مین ٹہہر کر رات گزار دی - اور صبح ہوتے ہی نہایت عجلت سے سیر اڑی اور کاک پہاڑی گہاٹیون کی راہ لی جہان وہ جانتا تہا کہ کانزالیز اینڈ و جار یر اپنے رفقا اور ہمراہیون کے ملکی لشکر سمیت ... جاتی تہی مقیم تہا -

اکیسوان باب

مخفی ہدایات

اب ہم پیر ٹلڈا کے پادری اور ... کی طرف متوجہ ہوتے ہین جنہین ... سیرا ... کے سوزاق کے سواروں کے ساتھ ڈیرا کے پاس ... معلوم ... چہوڑ آئے تہے -